باب۔66

سحر اور عملیات

☆ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔

ترجمہ: وہ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ: آیت 102 کا حصّہ)

لوگوں کی نظروں سے اوجھل ایسے ذرائع جو لوگوں پر اثر کرنے کے لیے استعمال کیے جائیں اور ان کو اپنا معمول بنالیں، سحر کہلاتا ہے۔

- سحر کی دو قسمیں ہیں:

(1) داخلی یا ذاتی: جس میں انسان کی خود اپنی قوتِ ارادی کا استعمال ہوتا ہے۔

(2) خارجی یا بیرونی: اس میں مختلف ارواح یا جنّات سے مدد لی جاتی ہے۔

ذاتی یا داخلی سحر میں ساحر اپنی قوتِ ارادی کو ایک نقطہ پر لگادیتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ اس کو ترقی دیتے ہیں۔ مثلاً پانی کے کٹورے میں ایک گلاب کا پھول ڈالتے ہیں اور اپنی قوتِ ارادی یعنی will power سے اس پھول کو گردش دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ چند روز میں وہ گردش کرنے لگتا ہے۔ آدمی کو اگر بے ہوش کرنا ہو تو اور طرح کی مشق کی جاتی ہے۔ مسمریزم اور ہپناٹزم اب ایک باقاعدہ مضمون اختیار کر چکے ہیں۔

جو لوگ خارجی قوت سے کام لیتے ہیں ان میں کسی روح سے ایک خاص مناسبت پیدا کی جاتی ہے۔ ان کے نام پر جانوں کا جھٹکا کیا جاتا ہے۔ ان کو بھینٹ بھی دی جاتی ہے۔ ان ارواحِ خبیثہ کا ہر طرح خیال رکھا جاتا ہے۔ ان کی پوجا تک کی جاتی ہے۔ اور پھر ساحر ان سے اپنی مرضی کے کام نکلواتا ہے۔

عملیات میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آیاتِ قرآنی کا وظیفہ پڑھا جاتا ہے۔ فرشتوں سے مناسبت پیدا کی جاتی ہے۔ خوشبو استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں باوضو رہنا، روز غسل کرنا، روزے رکھنا، بات نہ کرنا اور اعتکاف وغیرہ کو ضروری سمجھا جاتا ہے۔ عامل، اللہ سے دعا کرتا ہے۔ وہ عام طور پر کہتا ہے، اے اللہ ، اے قہّار، اے جبّار

فلاں روح کو میرا مطیع کر دے۔ میرے لئے مسخر کر دے۔ ملائک، موکل حاضر ہو جاتے ہیں اور عامل کی مدد کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا بنیادی مقصد، اللہ کی مدد سے مخلوق کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔

معجزہ اور کرامت تو صرف خدا کا فعل ہے۔ اس میں بندے کے فعل کو کچھ دخل نہیں ہوتا۔ پیغمبر کی تائید کے لئے خود خدائے تعالےٰ معجزہ دکھاتا ہے۔ اور ولی کی عزت کرانے کے لیے ان سے کرامت ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ولی خود اپنا تصرف (control on his own) کرے تو ایسا کرنا 'عمل' ہے، 'کرامت' نہیں۔

نبی، ولی، اور کسی صاحبِ یقین پر سحر کوئی اثر نہیں کرتا۔ ضعیف الاعتقاد ہی ان سے متاثر ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ سحر میں کلماتِ کفر سے کام لیا جائے تو وہ کفر ہے۔ سحر سے اگر کوئی قتل واقع ہو جائے تو ساحر ہی قاتل ٹھہرے گا۔ سحر سے کوئی بھی بد عمل، بدکاری ہی کہلائے گا۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 1 صفحہ 145 تا 150}

متفرقات۔ Miscellaneous

واضح ہو کہ صدق اور کذب کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بات اگر آدمی کے خیال کے مطابق ہے تو سچ ہے ورنہ جھوٹی۔ جس بات میں زبان دل کا ساتھ نہ دے وہ کذب ہے۔ چونکہ منافقوں کا دل، زبان کا ساتھ نہیں دیتا تھا لہٰذا ان کا "اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ" کہنا کذب ہے، جھوٹ ہے۔ جمہور علماء کے پاس صدق، وہ قول ہے جو واقعہ کے مطابق ہو۔ اور کذب، وہ ہے جو واقعہ کے مطابق نہ ہو۔ اور بعض کے پاس صدق وہ ہے جو واقعہ اور خیال دونوں کے مطابق ہو۔ اگر کسی ایک کے مطابق ہے اور ایک کے مخالف تو وہ نہ صدق ہے نہ کذب۔ بلکہ بیچ میں واسطہ ہے۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 28 صفحہ 60}

Siddiqui Publications